Regd. No. L.5254 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ آنہ

یوم سہ شنبہ ★ ۱۸ شعبان ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۲ شہادت ۱۳۳۴ہش ★ ۱۲ اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۸۴

ایران، ترکی و عراق کے دفاعی معاہدے میں شرکت کے سوال پر غور کر رہا ہے

دمشق میں ایران کے نئے وزیر اعظم جناب حسین اعلےٰ کا اعلان

دمشق ۱۰ اپریل۔ ایران کے نئے وزیر اعظم جناب حسین اعلےٰ نے کہا ہے کہ میری حکومت ترکی و عراق کے معاہدے میں ایران کی شرکت کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اس امر کا اعلان انہوں نے کل پیرس جاتے ہوئے دمشق میں کیا۔ اس سے قبل تہران سے پیرس روانہ ہوتے ہوئے انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میری حکومت سابقہ حکومت کی خارجہ پالیسی پر ہی عمل پیرا رہے گی۔ اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرے گی۔ علاوہ ازیں عوام کی فلاح و بہبود کے لئے میری حکومت اقتصادی اور معاشرتی اصلاحات نافذ کرنے کے سلسلے میں فوری اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"حضور کی صحت نسبتاً بہتر ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

۱۱ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے جو تار موصول ہوئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

کراچی ۹ اپریل بوقت ساڑھے چار بجے شام (بذریعہ تار)

"حضور کی صحت نسبتاً بہتر ہے" (حشمت اللہ)

کراچی ۱۰ اپریل بوقت ساڑھے پانچ بجے شام — ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب (الحمد للہ)

رپورٹ کرتے ہیں کہ حضور نے رات آرام سے گذاری۔ البتہ صبح حضور کو ضعف کی شکایت ہو گئی۔ جو بفضلہ جلد دور ہو گئی۔ صبح نو بجے ڈاکٹر کرنل شاہ نے حضور کا معائنہ کیا۔ اور صحت میں ترقی کی رفتار پر اطمینان کا اظہار فرمایا (پرائیویٹ سکرٹری)

سید داؤد احمد صاحب اور مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری کراچی روانہ ہو گئے

احباب نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پہنچکر ان ہر دو مجاہدین کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا

ربوہ ۱۱ اپریل۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری آج صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ مکرم داؤد احمد صاحب اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں مع اہل و عیال انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مرکز احمدیت میں چند ماہ رہنے کے بعد مزید تعلیمی ترقی کے لئے باہر جا رہے ہیں۔ ان ہر دو مجاہدین سلسلہ کو الوداع کہنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلا صاحبان اور دیگر کثیر التعداد احباب کے علاوہ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب نے مجاہدین کرام کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور اجتماعی دعا کے بعد جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے کرائی۔ پُرجوش نعروں کے درمیان دلی دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کیا

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو مجاہدین کا حافظ و ناصر ہو۔ یہ اس کے فضل سے بخیر و عافیت اپنی اپنی منزل مقصود پر پہنچیں۔ اور اللہ تعالیٰ حصول مقاصد میں انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

کل جامعۃ المبشرین کے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے مکرم میر داؤد احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل پروفیسر حدیث جامعۃ المبشرین نے ہر دو حضرات کو ایڈریس پیش کیا۔ اور مکرم ملک نذیر احمد صاحب ریاض نے موقعہ کے مطابق اپنی ایک نظم سنائی۔ بعد ازاں مکرم مولوی عبدالواحد صاحب اور مکرم میر داؤد احمد صاحب نے ایڈریس کا جواب دیا بعد ازاں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اور ہر دو حضرات کے خیریت سے منزل مقصود پر پہنچنے اور کامیاب و کامران ہونے کے لئے دعا کروائی

افغانستان کا وفد آج نئی دہلی پہنچ رہا ہے

کراچی ۱۱ اپریل۔ ایشیائی افریقی کانفرنس میں افغانستان کا جو وفد شرکت کرے گا۔ وہ ہندوستانی جہاز میں آج کابل سے براہ راست نئی دہلی پہنچ رہا ہے وفد نے پشاور کے راستے سفر ملتوی کر دیا ہے۔ کیونکہ کابل کے پاکستانی سفارتخانے پر حملے کے پیش نظر وفد کو خیال تھا کہ پشاور میں ان کے خلاف مظاہرہ کیا جائے گا۔

پاکستان عرب ملکوں کی قومی امنگیں پوری کرانیکا تہیہ کر چکا ہے (محمد علی)

کراچی ۱۱ اپریل۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے پھر کہا ہے کہ پاکستان عرب ملکوں کی قومی امنگیں پوری کرانے اور ان کے حقوق دلوانے کا تہیہ کر چکا ہے۔ کل رات انہوں نے وزیر اعظم مصر جناب کرنل عبدالناصر کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک دعوت کا اہتمام کیا تھا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے ان خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا عرب ملکوں کے مشترکہ مفادات کے متعلق مصر کو جو تشویش لاحق ہے۔ پاکستان اس میں برابر کا شریک ہے۔ پاکستان کے عوام کو نہ صرف ان لوگوں سے ہمدردی ہے۔ جنہیں غازہ کے حادثے میں نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ بلکہ وہ ان تمام عرب بھائیوں کے متعلق گہری ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں۔ جو اسرائیل کی وجہ سے مستقل طور پر دکھ اٹھا رہے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے اپنی تقریر میں مذہبی اور ثقافتی رشتوں کا بھی ذکر کیا۔ اور مشترکہ مقاصد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے باہمی تعاون کا یقین دلایا۔

وزیر اعظم مصر نے جوابی تقریر میں خیرسگالی کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ بیرونی ممالک میں میرا پہلا دورہ پاکستان سے شروع ہوا ہے۔ انہوں نے قائد اعظم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہیں دنیائے اسلام کا ایک عظیم رہنما قرار دیا

پاکستانی وفد نے اپنی تجاویز مکمل کر لیں

کراچی ۱۱ اپریل۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے کہا ہے کہ بانڈونگ میں منعقد ہونے والی ایشیائی افریقی کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے جو وفد شرکت کر رہا ہے۔ اس نے تجاویز پر غور و خوض مکمل کر لیا ہے۔ کانفرنس میں پاکستان نے جو کچھ کہنا ہے وہ طے کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان بالخصوص اقتصادی امور کے بارے میں اپنے خیالات پیش کرے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۵۶ء

ایٹمی ہتھیار

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے جینوا کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ "پہلے میں اس امر پر زور دیتا رہا ہوں کہ ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی لگائی جائے۔ اور کوئی حکومت ایسا ہتھیار نہ بنائے۔ مگر اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ایسی پابندی کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ حکومتیں مخفی طور پر ایسے ہتھیار بناتی رہیں گی۔ اور یہ امر کہ اب ایٹمی توانائی پُرامن کاموں کے لئے وسیع پیمانہ پر استعمال کی جائے گی۔ خود اس بات کا امکان پیدا کرتا ہے۔ کہ جب کوئی قوم ضرورت محسوس کرے گی۔ ایٹمی توانائی کے کارخانوں کو ایٹمی ہتھیار بنانے میں استعمال کر سکے گی۔ اس لئے ایسی کوئی پابندی اس امر کی ضمانت نہیں ہے۔ کہ ایٹمی ہتھیار استعمال نہیں کی جائے گی۔ ایٹمی قوت ہر حال میں اب موجود رہے گی۔"

پنڈت نہرو کا یہ فرمانا بالکل درست ہے ایسی کوئی پابندیاں جنگجو اقوام کو نہ کبھی پہلے روک سکی ہیں۔ اور نہ آئندہ روک سکتی ہیں۔ جو قدرتی قوت انسان کے ہاتھ میں آتی ہے۔ جہاں وہ اس کا اچھا استعمال کر سکتا ہے۔ وہاں وہ اس کا بُرا استعمال بھی کر سکتا ہے۔ اور جب تک انسان کی ذہنیت وہ رہے گی جو حال کے انتہائی مادہ پرستانہ رجحانات نے اس کی کر دی ہے۔ اور انسان جو اور ہوس کا جب تک بندہ بنا رہے گا۔ یہ خیال کرنا عبث ہے۔ کہ وہ ایسی قوت کو اگر اسکے اقتدار میں ہو۔ اپنے حریفوں اور دشمنوں کے تباہ کرنے کے لئے استعمال کرنا ترک کر دے گا۔

اگر ہم جنگ کی عالمی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہم پر واضح ہوگا۔ کہ جنگوں میں ہر قوم دشمن کی تباہی کے لئے مؤثر سے مؤثر اور کارگر سے کارگر ہتھیار جو اس وقت ممکن ہو سکتا ہے۔ استعمال کرنے کی کوشش کرتی ہے جنگوں میں دشمن پر فتح حاصل کرنا ہی بنیادی مقصد ہوتا ہے۔ اور کوئی فریق اپنے دشمن کو زک پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرتا۔ صرف بعض خاص حالات اور بعض خاص طبیعتوں میں ہی دشمن کے ساتھ انصاف کرنے یا انسانی ہمدردی کا جذبہ کبھی کبھار ابھرتا ہے۔ ورنہ اصولی طور پر ایک دوسرے کو تباہ کرنے کا ارادہ لے کر قومیں ایک دوسرے کے مقابل میدان وغا میں نکلتی ہیں۔

یورپ کا دعوےٰ ہے کہ وہ آج مہذب ترین خطۂ ارضی ہے۔ لیکن اگر دور نہ جائیں صرف پچھلی دو عالمگیر جنگوں کا ہی محاسبہ کریں تو انسان ششدر رہ جاتا ہے کہ انسان دشمنی میں کس کمینگی کی حد تک جا سکتا ہے۔

امریکہ اور اس کی ساتھی محوری طاقتیں اسی مہذب ترین خطہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ دوسری عالمگیر جنگ میں جب جاپان پر ایٹمی بم گرائے گئے۔ تو ان کی تہذیب عریاں ہو گئی آخر امریکہ کے ماہرین نے یہ بم محوری طاقتوں کے مہذب راہنماؤں کے مشورہ سے ہی گرائے ہوں گے۔ اور یہ مہذب لوگ جانتے تھے کہ ان بموں سے کیا تباہی آئے گی۔

اسی ایک واقعہ سے ثابت ہو جاتا ہے کہ پنڈت نہرو نے جو کچھ فرمایا ہے۔ نہایت مناسب ہے مگر پنڈت جی نے اس کا کوئی ذکر نہیں فرمایا کہ پھر ایسی صورت میں انسان کس طرح اس تباہی سے بچ سکتا ہے۔ پنڈت جی نے انسان کے موجودہ عمومی رجحانات کے پیش نظر ہی یہ فرمایا ہے۔ اور یہ رجحانات جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے محض مادیاتی رجحانات ہیں مغرب نے بلاشبہ ایجادات کی صورت میں اور سائنس کی ترقی میں بے شک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی مغرب نے دنیا کو بالکل مادہ پرست بنایا ہے۔ انسانیت کی اخلاقی بنیادیں ہلا دی ہیں یہاں تک کہ الحاد اور مادہ پرستی پہلے ایک استثنائی مقام رکھتے تھے۔ آج مہذب اقوام ہی نہیں بلکہ ان کی دیکھا دیکھی اور بامر مجبوری بظاہر پسماندہ اقوام بھی اس کو اصولی اور بنیادی خیال کر رہی ہیں۔ اور انسان کو محض مادی جذبات کا ایک بنڈل سمجھنے لگی ہیں۔ انسانی اخلاق اور اس کی بنیاد روحانیت انسانی زندگی سے خارج بلکہ انسانی ترقی میں حارج خیال کر لی گئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اور یاد آخرت عمل کے طور پر بالکل لوگوں کے دلوں سے اٹھ گئی ہے۔ اور اگر خدا تصور کسی حد تک باقی رہا۔ تو انسانی زندگی میں انقلاب نہ

آیا تو وہی ہو کر رہے گا جس کی طرف اگر پنڈت جی نے اشارہ نہیں کیا۔ مگر آپ کے بیان سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ دنیا نہ ایٹمی طاقت پر کوئی پابندی قبول کرے گی اور نہ ایٹمی ہتھیار بنانے سے باز آئے گی۔ اور ایک نہ ایک دن کوئی سر پھرا جنگ کا اعلان کر دے گا۔ اور فریقین ایک دوسرے کو زک پہنچانے کے لئے اٹیمی دوزخ کا منہ کھول دیں گے۔ جو وہ بظاہر یا مخفی طور پر تیار کر رہے ہوں گے۔ اور باقی دنیا بھی فریقین کے ساتھ جھلس کر رہ جائے گی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

بے شک اس وقت مہذب اقوام ایٹمی بم جمع کرنے میں مشغول ہیں۔ اور اقوام صرف اپنی قوت کا اندازہ ایٹمی توانائی کے ذخیرے سے ہی لگا رہی ہیں۔ اور صرف مادی بے پناہ قوت پر ہی بھروسہ کئے ہوئے ہیں۔ لیکن آج بھی دنیا میں ایسی روحیں موجود ہیں جو ایمان رکھتی ہیں۔ کہ انشاءاللہ مغرب کے مادیاتی نظریہ میں انقلاب آئے گا۔ انسان کی روحانی قوتیں ابھریں گی اور وہ بڑھ کر انسان کو تباہی سے بچا لیں گی یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ کے وجود اور یاد آخرت عمل پر حق الیقین پیدا ہو چکا ہے۔ جو روحانی قوتوں کا براہ راست تجربہ اور مشاہدہ کر چکے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی آواز کو سن رہے ہیں۔ اور اس کے عظیم الشان نشان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں ۳۶ مجلس مشاورت

اجلاس منعقدہ ۹ اپریل کی مختصر روئداد

ربوہ ۹ اپریل۔ آج مجلس مشاورت کا تیسرا دن تھا۔ اجلاس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں صبح ساڑھے سات بجے مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب کی زیر صدارت اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ آج کے اجلاس میں بجٹ کمیٹی کی رپورٹ پر غور ہونا تھا۔ چنانچہ صاحب صدر کی اجازت سے مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ نے بجٹ کمیٹی کی تفصیلی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بجٹ پر عمومی بحث اور قائمقام ناظر بیت المال مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب کی جوابی تقریر کے بعد صاحب صدر نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بجٹ بابت سال ۵۶-۱۹۵۵ء کے متعلق مجلس مشاورت کی علیحدہ علیحدہ رائے طلب کی۔ چنانچہ بجٹ کمیٹی کی طرف سے دونوں بجٹ جس شکل میں پیش کئے گئے تھے نمائندگان نے اس سے پورا پورا اتفاق ظاہر کیا۔ اور اس بات کی تائید کی۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے بموجب صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ دس لاکھ سے متجاوز نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ناگزیر اضافہ جات معین صورت میں مزید آمد ہونے کے بعد حضور کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔ بجٹ پر عمومی بحث میں جن نمائندگان نے حصہ لیا ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب۔ شیخ بشیر احمد صاحب۔ مرزا احمد بیگ صاحب۔ مرزا محمد اسلم صاحب۔ محمد دین صاحب ڈاکٹر شاہ نواز صاحب۔ ملک عبدالرحمن صاحب خادم۔ سید بہاول شاہ صاحب۔ مہر محمد صاحب اور سید احمد علی صاحب:

ان احباب نے آمد بڑھانے کے ذرائع پر روشنی ڈالتے ہوئے بے روزگاری دور کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اور اس ضمن میں بعض مفید تجاویز پیش کیں۔ بعض احباب نے اپنی تقریروں میں اس امر پر بھی زور دیا کہ مرکزی گرانٹ کے سلسلہ میں کسی قدر نرم اور فیاضانہ سلوک کیا جائے۔ تا کہ مقامی جماعتیں اپنے فرائض کو احسن طریق پر ادا کر سکیں۔ عمومی بحث کے بعد مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے تجویز پیش کی۔ کہ جب بجٹ کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خود درست فرمایا ہے اور سٹینڈنگ فنانس کمیٹی اور بجٹ کمیٹی کے غور و فکر کے بعد مجلس میں پیش کیا گیا ہے اس لئے بجٹ پر تفصیلی بحث نہ کی جائے۔ چنانچہ تفصیلی بحث کئے بغیر مجلس نے دونوں بجٹوں کے بارے میں بجٹ کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ پورے پورے اتفاق کا اظہار کیا۔ اور اس طرح بجٹوں پر بحث کا سلسلہ اختتام پذیر ہوا۔

مجلس شوریٰ نے کثرت رائے سے سب کمیٹی کی اس سفارش کے ساتھ بھی اتفاق کیا کہ مجلس شوریٰ میں صدر انجمن احمدیہ کے نمائندگان کی تعداد ۲۰ کی بجائے ۲۵ کر دی جائے۔ تا کہ صدر انجمن احمدیہ کے شعبہ جات کی مناسب نمائندگی ہو سکے سب کمیٹی نے عملہ و سائر کے اخراجات میں مناسب کمی کرنے کے سلسلے میں بعض تجاویز پر غور کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کرنے کی بھی سفارش کی تھی۔ اس ضمن میں مجلس شوریٰ نے مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی اس تجویز سے اتفاق کیا کہ یہ کمیشن کارکنان کے حقوق اور مفادات کے بارے میں بھی حضور کی خدمت میں سفارشات پیش کرے

(باقی صفحہ ۸ پر)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل اہم پیغام گو پہلے بھی شائع ہو چکا ہے۔ لیکن بطور یاددہانی پھر شائع کیا جاتا ہے۔

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ گزشتہ ہفتہ ۲۶ فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ اور تھوڑے سے وقت کے لئے میں ہاتھ پاؤں چلانے سے معذور ہو گیا۔ پہلے ڈاکٹروں کا خیال ہوا کہ شاید Cereberal Thrombasis کا حملہ ہوا ہے۔ یعنے بعض شریانوں میں خون منجمد ہو گیا۔ اور جو خون دماغ کو غذا پہونچاتا ہے۔ اور جس سے فکر انسانی اور عقل انسانی پیدا ہوتے ہیں۔ اس کمی کی وجہ سے دماغ کا عمل معطل ہو گیا۔ اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ مگر بعد میں دوسرے ماہرین ڈاکٹر جو لاہور سے بلوائے گئے۔ انہوں نے رائے ظاہر کی۔ کہ یہ حملہ اتنی جلد گزر گیا ہے، کہ یہی سمجھنا چاہیئے کہ دماغ کی رگ پھٹی نہیں۔ اور نہ ہی دماغ یا دل کے Thrombasis کا حملہ ہوا ہے بلکہ صرف بعض خون کی رگیں سکڑ گئیں (Vaso Spasm)

اور ان کی وجہ سے دماغ کو خوراک پہونچنی بند ہو گئی ہے۔ ان ڈاکٹروں کا خیال تھا۔ کہ چند ہفتوں میں دماغی حالت اپنے معمول پر آجائے گی۔ لیکن اب تک جو ترقی ہوئی ہے۔ اس کی رفتار اتنی تیز نہیں۔ پہلے دن تو میں کسی چیز کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا تھا۔ ہاتھ ڈالتا کہیں تھا اور پڑتا کہیں تھا۔ اب ہاتھ کی حس میں یہ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ جس چیز کو پکڑنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ اس تک ہاتھ پہنچ جاتا ہے۔ یعنے فاصلہ اور جہت کا اندازہ ٹھیک ہونے لگ گیا ہے۔ مگر اس بیماری میں لیٹے رہنے کی وجہ سے پاؤں میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ آدمیوں کے سہارے سے ایک دو قدم چل سکتا ہوں۔ مگر وہ بھی مشکل سے اور چلنے سے پیر لڑکھڑا جاتے ہیں۔ اور گھٹنوں میں درد معلوم ہوتی ہے۔ دماغ اور زبان کی کیفیت ایسی ہے۔ کہ میں تھوڑی دیر کے لئے بھی خطبہ نہیں دے سکتا۔ اور ڈاکٹروں نے دماغی کاموں سے قطعی طور پر منع کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ معمولی ملاقاتوں سے بھی۔ ان کے خیال میں مجھے کسی چیز کے متعلق سوچنا نہیں چاہیئے۔ اور ابھی میرے سامنے تفسیر قرآن کا بہت بڑا کام پڑا ہے۔ ان حالات میں ڈاکٹری مشورہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ میں اہل وعیال اور دفتری عملہ کو لے کر کچھ عرصہ کے لئے یورپ چلا جاؤں۔ تاکہ جلدی ہی اس مرض کی روک تھام ہو جائے۔ پہلے امریکہ کا خیال تھا۔ مگر چونکہ امریکہ کا ایکسچینج نہیں ملتا۔ اس لئے اس ارادہ کو چھوڑنا پڑا۔ لیکن یورپین علاقہ میں انگریزی سکہ چل جاتا ہے۔ اور برطانوی کامن ویلتھ کے مختلف علاقوں میں ہماری جماعت خدا کے فضل سے کافی تعداد میں موجود ہے۔ مثلاً افریقہ کے کئی علاقے وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے یورپ جانے میں مشکلات بہت کم ہیں۔ میں نے عزیزم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مشورہ کے لئے تار دی۔ تو انہوں نے تار میں جواب دیا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے یورپ کے بعض ممالک میں علاج کی بہت سی سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور کامل سامان مل سکتا ہے اس لئے پیشتر اس کے کہ تکلیف بڑھ جائے۔ میں یورپ چلا جاؤں اور وہاں کے ڈاکٹروں سے علاج کراؤں۔ تاکہ میں اچھا ہو کر خطبہ بھی دے سکوں تفسیر بھی مکمل کر سکوں۔ اور جماعتی ترقی کے لئے جس غور و فکر کی ضرورت ہوتی

ہے۔ وہ قائم رہے۔ چونکہ سکہ کی دقتیں یورپ کے سفر میں ہمارے راستہ میں اس قدر روک نہیں ہوں گی۔ جس قدر امریکہ کے سفر میں ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اس سفر کے لئے ممکن ہے۔ کہ اگر سلسلہ کے پاس روپیہ ہو۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے غیر ملکی سکہ مل جائے۔ یا اگر ہماری افریقہ کی جماعتیں اخلاص کا ثبوت دیں۔ تو غیر ملکی سکہ کی بہت سی مشکلات ان کے ذریعہ سے پوری ہو جائیں گی۔ کیونکہ ان کے پاس وہی سکہ ہے۔ جو یورپ میں چلتا ہے۔ جب میں سنہ ۱۹۲۴ء میں انگلینڈ گیا تھا۔ تو ہندوستان کی مالی حالت بہت خراب تھی۔ اور ہندوستانی جماعت اخراجات سفر برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس وقت زیادہ ایسٹ افریقہ عراق اور چند اور غیر ممالک کے احمدیوں نے اکثر حصہ بوجھ کا اٹھایا تھا قادیان کی انجمن ہمارے کھانے کے لئے بھی خرچ نہیں بھجوا سکتی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے افریقہ اور عرب کی جماعتوں کے اندر اس قدر اخلاص اور ایمان پیدا کر دیا۔ کہ سارے قافلہ کے کھانے اور تبلیغ کا خرچ میں ادا کرتا تھا۔ یا یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ادا کرتا تھا۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ میں نے مالی مشکلات کو دیکھتے ہوئے ایسٹ افریقہ کے چند دوستوں کو لکھا۔ کہ مجھے سفر کی ضرورتوں اور جماعت کے وفد کے اخراجات کے لئے کچھ انگریزی سکہ قرض کے طور پر دے دیں۔ وہ آدمی تو تھوڑے سے تھے مجھے یاد ہے کہ اس وقت تک ایسی حیثیت کے آدمی چند تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میاں اکبر علی صاحب۔ سید معراج الدین صاحب اور بابو محمد عالم صاحب ممباسوی ایسی حالت میں تھے۔ کہ کچھ قرض دے سکیں۔ لیکن ایمان دنیا کے خزانوں سے بڑا ہوتا ہے۔ ایمان نے ان کی تمام مالی کمزوریوں کو دور کر دیا مجھے یاد ہے کہ بابو اکبر علی صاحب نے اپنی تجارت کا ایک حصہ نیلام کر دیا۔ اور روپیہ مجھے قرض بھجوا دیا۔ چونکہ یہ جماعتی حساب میں تھا۔ جماعت نے ادا کر دیا۔ مگر اس وقت ایک عجیب لطیفہ ہوا۔ جو خدا کی قدرت کا نمونہ تھا۔ عراق میں ہمارے صرف ایک احمدی دوست تھے۔ اور ان کی مالی حالت کچھ اچھی نہیں تھی۔ میں نے ان کو بھی خط لکھا۔ انہوں نے اپنے کسی اور دوست سے ذکر کر دیا۔ ایک دن لنڈن کے ایک بنک نے مجھے اطلاع دی۔ کہ تمہارے نام اتنے سو پونڈ آیا ہے۔ میں نے سمجھا۔ کہ قادیان نے مبلغین کے قافلہ کا خرچ بھجوایا ہے۔ لیکن دریافت کرنے پر بنک نے بتایا کہ قادیان یا ہندوستان سے وہ روپیہ نہیں آیا۔ بلکہ عراق سے آیا ہے۔ میں نے بیت المال قادیان کو اطلاع دی۔ کہ آپ لوگوں نے قرض کی تحریک کی تھی۔ اور میں نے بھی اس کی تصدیق کی تھی۔ اس سلسلہ میں روپیہ شروع ہوا ہے۔ آپ نوٹ کر لیں۔ اور چونکہ بعد میں ادا کرنا ہے۔ اور عراق کا پتہ ان کو بتا دیا۔ کہ یہاں سے اتنے سو پاؤنڈ آیا۔

جب میں ہندوستان واپس آیا۔ تو میں نے اس وقت کے ناظر صاحب بیت المال سے کہا کہ کیا اس روپیہ کا پتہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رجسٹریاں لکھ لکھ کر تھک گئے ہیں۔ سارے احمدی انکاری ہیں کہ ہم نے روپیہ نہیں بھیجا۔ میں نے اس پر غیر احمدی کو خط لکھنے شروع کئے۔ کہ

اتنا روپیہ آپ کی طرف سے ملا ہے۔ یہ غالباً اس قرضہ کی تحریک کے نتیجہ میں ہے۔ جو بیت المال کی طرف سے کی گئی تھی۔ آپ اطلاع دیں۔ تاکہ سلسلہ اس کو اپنے حساب میں درج کرلے۔ لیکن کئی ماہ مسلسل رجسٹری خطوط بھجوانے کے بعد ایک جواب آیا۔ اور وہ جواب یہ آیا۔ کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ میں نے سلسلہ احمدیہ کو کوئی قرض دیا ہے۔ چھ سو یا آٹھ سو پونڈ انہوں نے لکھے کہ میں نے لنڈن بنک کے ذریعہ آپ کو بھجوائے تھے۔ مگر وہ بیت المال کو قرض نہیں بھجوائے تھے۔ بلکہ وہ آپ کو نذرانہ تھے۔ اس خط کے وصول ہونے پر میری حیرت کی حد نہ رہی۔ کہ اس غیر احمدی کو اللہ تعالیٰ نے وہ توفیق دی۔ جو کئی احمدیوں کو بھی نہ ملی تھی۔ ممکن ہے غیر احمدیوں میں کوئی مالدار ہو۔ مگر میرے علم میں تو غیر احمدیوں میں بھی کوئی اتنا مالدار نہیں تھا۔ جو اس بشاشت سے چھ سو یا آٹھ سو پونڈ نذرانہ بھجوا دے۔ مگر بہر حال چونکہ وہ سلسلہ کے لئے مدنظر تھا۔ اور وہ بھیجنے والا غیر احمدی تھا۔ اس لئے میں نے نوٹ کر لیا۔ کہ یہ روپیہ سلسلہ کا ہے۔ اور مسجد لنڈن کے حساب میں میں نے وہ رقم بنک میں جمع کرادی۔ اور حساب کر کے گذشتہ سال تحریک جدید کو مسجد لنڈن کے حساب میں ۱۳۱۷ یا ۷۵۰ پونڈ ادا کر دیئے۔ جس سے مسجد لنڈن کی مرمت وغیرہ ہوئی۔ بہرحال اس طرح میں بھی اپنے قرض سے سبکدوش ہوا۔ اور مسجد کی مرمت بھی ہو گئی۔ اور خدا تعالیٰ نے ... خدا خانہ دکفر میں بنوانے کی توفیق بخشی۔ اسی نے وہ نذرانہ بھیج کر مجھ پر احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق بخشی۔ کہ میں اس کے احسان کی قدر اس صورت میں ظاہر کروں۔ کہ وہ روپیہ خانہ خدا کے بنانے پر خرچ ہو جائے۔

اس وقت ہماری جماعت اُس وقت سے کئی گنے زیادہ ہے۔ بلکہ شاید بیس گنے زیادہ ہے۔ اور اگر مرکز احمدیت کی تحریک پر وہ لوگ بھی انگریزی سکہ سے ہماری مدد کریں۔ خواہ قرض کے طور پر ہی ہو۔ تو یہ سفر ہمارا آسانی سے گزر جاتا ہے۔ چونکہ میں بیماری کی وجہ سے جا رہا ہوں۔ اس لئے امید ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بہت سا انگریزی سکہ خریدنے کی اجازت مل جائیگی لیکن وہ لوگ جن پر پاکستانی قانون نہیں چلتا۔ اگر انگریزی سکہ ہمیں مہیا کر دیں۔ تو انٹرنیشنل قانون کے ماتحت یہ جرم نہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو یہ توفیق دے۔ کہ وہ اپنے فرض کو سمجھ سکیں۔ ادا کر سکیں۔ تاکہ اگر وحی جلی ان پر نازل نہیں ہوئی۔ تو وحی خفی تو ان پر نازل ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ عنقریب تیری مدد وہ لوگ کریں گے۔ جن پر ہم وحی کریں گے۔ گویا جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کرتا تھا۔ وہ وحی کے ماتحت کرتا تھا۔ یہی معاملہ خدا کا میرے ساتھ رہا ہے۔ میں نے تو ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ پکڑا ہے۔ اور اس سے کہا ہے۔ کہ اپنے نوکر کو دوسروں کی ڈیوڑھی سے مانگ کر گزارہ کرنے پر مجبور مت کر۔ اس میں نوکر کی ہتک نہیں آقا کی ہتک ہے۔ اگر میرا نوکر دوسرے کے گھر سے روٹی مانگے۔ تو وہ میری عزت برباد کرتا ہے۔ اس لئے کبھی انسان کے مال پر نہ میں نے نظر رکھی ہے۔ نہ آئندہ کبھی رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ میری خود ہی مدد کی ہے۔ اور آئندہ بھی وہی مدد کرے گا۔ کسی نے میری مدد نہیں کی۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس سے بیسیوں گنے اس کی مدد نہ کی ہو۔ درجنوں مثالیں اس کی موجود ہیں۔ جو چاہے میں اس کا ثبوت دے سکتا ہوں۔ تاکہ کوئی یہ نہ شبہ کرے۔ کہ میں لوگوں پر اثر ڈالنے کے لئے یہ بات کر رہا ہوں۔ آخر وہ اس کا کیا جواب دے گا۔ کہ ایک شخص جو بالکل غریب حالت میں تھا۔ اس نے میری مدد کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دولت دے دی۔ یا اسکی اولاد کو اتنی تعلیم دلا دی۔ کہ وہ صاحب اثر و رسوخ بن گیا۔

خیال ہے خدا توفیق دے۔ تو اپریل میں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جاؤں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ... راستہ کھول دے۔ اور اگر یہ سفر اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موجب ہے۔ تو اس کو صحت کا موجب بنائے۔ دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گذشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ حفاظت خاص یعنی جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں۔ گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے۔ مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں گیا۔ اسی لئے میں اپنے مجبوں (؟) سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے۔ کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو۔

اس موقعہ پر میں یہ کہنے میں بھی فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے جو شکوہ پیدا ہوا تھا۔ کہ اس سال تحریک کے وعدے پورے نہیں آرہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اس شکوہ کے دور کرنے کی توفیق بخش دی ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آج کی تاریخ تک قریباً چھ ہزار کے وعدے زائد آچکے ہیں۔ اور موجودہ رفتار پر قیاس رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ میعاد کے آخر تک اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے چالیس پچاس ہزار روپے کے وعدے بڑھ جائیں گے۔ دنیا کی نظروں میں یہ بات عجیب ہے۔ مگر خدائے عجیب کی نظر میں یہ بات عجیب نہیں۔ کیونکہ اس کے مخلص بندوں کے ہاتھوں سے ایسے معجزے ہمیشہ ہی ظاہر ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے چلے جائیں گے۔ پہلے بھی خدا تعالیٰ ایسے ہی بندوں کے چہروں سے نظر آتا رہا ہے۔ اور اب ہمارے زمانہ میں بھی ایسے ہی انسانوں کے چہروں سے خدا نظر آئے گا۔

اور ان کے دلوں اور ایمانوں سے ایسے معجزے ظاہر ہوں گے۔ بلکہ برسیں گے۔ منکر انکار کرتے چلے جائیں گے۔ جبرائیل کا قافلہ بڑھتا جائیگا۔ اور آخر عرش تک پہنچ کر دم لے گا۔ عرش کا راستہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معراج کی رات اپنی اُمت کے لئے کھول دیا ہوا ہے۔ اب کوئی ماں ایسا بیٹا نہیں جنے گی۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کھولا ہوا راستہ بند کر سکے۔ شیطان حسد سے مر جائے گا۔ مگر خدا تعالیٰ کی مدد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شیطانی حسد کی آگ سے بچالے گی۔ دوزخ چاہے گندھک کی آگ کی بنی ہوئی ہو یا حسد کی آگ سے صاحب الخلق رسول اس سے محفوظ کیا گیا ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ دوزخ کے شرار سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمنوں کے لئے ہیں۔ اس کے دوستوں کے لئے کوثر کا خوشگوار پانی اور جنت کے ٹھنڈے سائے ہیں۔ صرف اتنی ضرورت ہے۔ کہ وہ ہمت کر کے ان سایوں کے نیچے جا بیٹھیں۔ اور آگے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ سے کوثر کا پانی لے لیں۔ لوگ اپنے باپ کی زمینوں اور مکانوں کو نہیں چھوڑتے۔ اور ملک کی اعلیٰ عدالتوں تک جاتے ہیں۔ کہ ہمارا ورثہ ہمیں دلوایا جائے۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی بدبخت اپنے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ورثہ کو نظر انداز کرتا ہے۔ تو اس پر افسوس ہے۔ اس کو تو فیڈرل کورٹ تک نہیں بلکہ عرش کی عدالت تک اپنے مقدمہ کو لے جانا چاہیئے۔ اور اپنا ورثہ لیکر چھوڑنا چاہیئے۔ اگر وہ ہمت نہ ہاریگا۔ اگر وہ دل نہ چھوڑے گا۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ورثہ اس کو ملے گا۔ اور ضرور ملے گا۔ صاحب العرش کی عدالت کسی کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتی۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روحانی باپ دنیا کے ظالم دادوں کی طرح اپنے پوتوں کو طبعی حق سے محروم نہیں کرتا۔ بلکہ جب وہ اس سے اپیل کرتے ہیں۔ وہ ان کے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ورثہ ان کو دیتا ہے۔ بلکہ ورثہ کے حصہ سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ رحیم کریم ہے۔ اور وہ رحیم کریم یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد ان کی روحانی اولاد اپنے ورثہ سے محروم ہو جائے۔ سو دوستو بڑھو کہ تمہیں ترقی دی جائے گی۔ قربانی کرو کہ تمہیں دائمی زندگی عطا کی جائیگی۔ اپنے فرائض کو پہچانو کہ خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اپنے فرض کو پہچانے گا۔ اور جب وہ وقت آئے گا۔ تو نہ صرف تمہارے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے۔ بلکہ ہر وہ گوشت کا لوتھڑا جو تمہارے جسم سے نکلے گا۔ اس کو بھی برکتوں کی چادر میں لپیٹ کر بھیجا جائے گا۔ اور جو تمہارے ہمسائے میں رہے گا۔ اس پر بھی برکتیں نازل ہوں گی۔ جو تم سے محبت کریگا اس سے خدا تعالیٰ محبت کریگا۔ اور جو تم سے دشمنی کرے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ دشمنی کرے گا۔

میں نے آپ کو کبھی نہیں کہا تھا۔ کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں۔ یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف سے پیش ہوئی آپ نے ہی اسے منظور کیا۔ میں نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں کہا۔ اب آپ کا فرض ہے۔ کہ تکلیف اٹھا کر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا اسکو پورا کریں۔ دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ قادیان میں ایک امانت فنڈ کی میں نے تجویز کی تھی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کرائیں

خاص خاص وقت پر اپنی اغراض کے لئے خلیفہؓ وقت سے جماعت بوقت ضرورت کچھ قرض لے لیا کریں گے۔ اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا اور بغیر ایک پیسہ چندہ لئے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں گے۔ قادیان میں اس تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ستائیس لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا۔ اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پاجاتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا۔ کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لٹ گیا۔ تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے اور ان کو اس امانت کے ذریعے دوبارہ پاکستان میں پاؤں جمانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا۔ اور پھر احباب کو واپس کیا۔ یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو اس میں تفصیلاً آئیگا مگر بہرحال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے رہے وہ ظاہر ہے۔ اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے۔

انہی اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہوگا۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک۔ صدر انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جس طرح پہلے دور میں ذمہ وار تھے۔ اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا۔ روپیہ کا گھر میں پڑے رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر۔ ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں اور اس کا نام امانت خاص رکھیں۔ یہ امانت اوپر کے بیان کردہ اغراض کیلئے ہوگی صرف اتنا فرق ہوگا کہ جو شخص اپنی امانت میں سے دس ہزار روپے یا اس سے زائد لینا چاہے اسے عام طور پر سات دن کا نوٹس دینا ہوگا۔ گو یہ ضروری نہیں امانت دار کی ضرورت کے مطابق فوری روپیہ بھی ادا کر دیا جائے گا۔ مگر جو لوگ چند سو یا ہزار لینا چاہیں گے۔ ان کو بغیر کسی نوٹس کے فوری طور پر روپیہ ادا ہو جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سلسلہ کی تمام خواتین اور مرد میری اس تحریک پر لبیک کہیں گے۔ اور بغیر ایک پیسہ خرچ کرنے کے دین و دنیا کے لئے ثواب عظیم کمائیں گے اور انشاء اللہ یہ امانت ان کی مالی ترقی کا بھی موجب بنے گی اور اس کے لئے سکیم آئندہ بنائی جائے گی۔ چونکہ یہ ایک مؤقت امانت ہوگی۔ جس کے لئے آٹھ دن کے نوٹس کی شرط ہوگی۔ یہ قرضہ بن جائے گا۔ اور زکوٰۃ سے آزاد ہو جائے گا۔ اور ان کے کام میں کوئی نقص نہیں ہوگا۔ اگر جماعت کے مرد اور عورتیں اس طرف توجہ کریں۔ تو پندرہ بیس لاکھ روپیہ چند روز میں جمع ہونا مشکل نہیں۔ اور یورپ کا سفر اور سلسلہ کے کام بسہولت جاری رہ سکیں گے اور مالی اعتبار سے بھی مجھے بے فکری رہے گی۔

میں اس وقت بالکل بے کار ہوں۔ اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔ اس لئے اپنے پرانے حق کی بناء پر جو پچاس سال سے زیادہ عرصہ کا ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ مجھے بے عملی کی زندگی سے بچائے کیونکہ اگر یہ زندگی خدانخواستہ لمبی ہوتی ہے۔ تو مجھے اپنی زندگی سے موت زیادہ بھلی معلوم ہوگی۔ سو میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے خدا جب میرا وجود اس دنیا کے لئے بے کار ہے۔ تو تو مجھے اپنے پاس جگہ دے۔ جہاں میں کام کر سکوں۔ سو اگر چاہتے ہو۔ کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ۔ تاکہ خدا تمہاری مدد کرے اور جو کام ہم نے مل کر شروع کیا تھا۔ وہ ہم اپنی آنکھوں سے کامیاب طور پر پورا ہوتا دیکھیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس امانت کی تحریک کے متعلق مجھے بار بار تحریک کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بلکہ احباب جماعت اور خواتین خود ہی یہ تحریک اپنے دوستوں میں کرتے رہیں گے۔ اور اس کو زندہ رکھیں گے۔

جب ۱۹۲۴ء میں میں نے لنڈن کا سفر کیا تھا تو اس قدر مالی تنگی ہوگئی تھی۔ کہ تبلیغ کے لئے جو وفد گیا تھا اس کا خرچ بھی مجھ کو ہی دینا پڑا تھا۔ مگر اب ڈاکٹروں کی ہدایت ہے کہ فکر بالکل نہ کریں۔ اگر یہ تجویز کامیاب ہو جائے۔ تو میری فکر بھی دور ہو جائے۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کو بھی اس نیکی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۱۱-۳-۵۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشاعت اسلام کیلئے مالی امداد کی ضرورت

"یاد رکھو کہ حقائق اور معارف کے دروازوں کے کھلنے کے لئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ اس لئے تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور میں کہہ نہیں سکتا کہ یہ الہام مجھے کتنی مرتبہ ہوا ہے۔ بہت ہی کثرت سے ہوا ہے۔ اگر ہم نری باتیں ہی باتیں کرتے ہیں تو یاد رکھو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ فتح کے لئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ فتح چاہتے ہو تو متقی بنو۔

میں ہندوؤں اور عیسائیوں کو دیکھتا ہوں کہ عورتیں بھی بہت بڑی جائدادیں اور روپیہ اس کام کے لئے وصیت کر جاتے ہیں۔ آجکل کے مسلمانوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی ہے۔ ہمارے لئے جو بڑی سے بڑی مشکل ہے وہ اشاعت کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے۔ یہ تو تم یاد رکھو کہ آخر خدا تعالےٰ نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا حامی و ناصر ہے۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کو ثواب کا مستحق بناوے۔ اس لئے نبیوں کو مالی امداد کی ضرورت ظاہر کرنی پڑتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدد مانگی اور یہی طریق جو منہاج نبوت کی طرز ہے۔ ہم بھی اپنے دوستوں کو سلسلہ کی ضروریات سے اطلاع دیا کرتے ہیں۔ مگر میں پھر یہی کہوں گا کہ اگر ہم کچھ روپیہ بھی اشاعت اسلام کیلئے جمع کریں تو یہ ظاہر بات ہے کہ اس قدر نہیں کر سکتے جس قدر پادریوں کے پاس ہے۔ اور اگر اتنا بھی کرلیں تو بھی میرا ایمان یہی ہے کہ فتح اسی کو ملتی ہے جس سے خدا خوش ہو۔ اس لئے ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں۔ اور تقویٰ اختیار کریں۔ تاکہ خدا تعالےٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ہمیں ملے۔ پھر خدا کی مدد کو لے کر ہمارا فرض ہے کہ ہر ایک ہم میں سے جو کچھ کر سکتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ ان حملوں کے جواب دینے میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ ہاں جواب دیتے وقت نیت یہی ہو کہ خدا تعالےٰ کا جلال ظاہر ہو۔"

(الحکم جلد ۵ صفحہ ۳ پرچہ ۲۴ ؍ ۱۹۰۱ء)

فرمایا۔ "لوگ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ تو کہہ جاتے ہیں کہ دین کو دنیا پر ترجیح دوں گا لیکن یہاں سے جا کر اس بات کو بھول جاتے ہیں وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر وہ یہاں نہ آویں گے دنیا نے ان کو پکڑ رکھا ہے۔ اگر دین کو دنیا پر ترجیح ہوتی تو وہ دنیا سے فرصت پاکر یہاں آتے؟"

(ملفوظات) (بدر جلد ۱۰ صفحہ ۵ پرچہ ۱۷ نومبر ۱۹۱۱ء)

جملہ مبلغین توجہ فرمائیں!

جملہ مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ (پاکستان) کو براہ راست فرداً فرداً بذریعہ ڈاک لکھا جا چکا ہے اب بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ:۔

مالی سال ۵۵-۱۹۵۴ء ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔

مبلغین اپنی اپنی سالانہ کارگذاری کی رپورٹیں (از ۱-۵-۵۴ تا ۳۰-۴-۵۵) مفصل اور خوشخط لکھ کر مئی ۱۹۵۵ء کے پہلے ہفتہ میں دفتر ہذا کو بصیغہ رجسٹری بھجوا دیں۔ اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

درخواست دعاء

عزیزم شیخ احمد علی صاحب پر ایک فوجداری مقدمہ دائر ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی باعزت بریت کے واسطے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے

نیز مجھے ابھی تک ہائی بلڈ پریشر اور دل کے ضعف کا دورہ ہو جاتا ہے۔ احباب میرے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء فضل الرحمٰن حکیم افسر لنگر خانہ (رخصتی)

انیس ۱۹ سالہ جہاد کبیر میں شامل ہونیوالے بقایا داران کیلئے ضروری ہے کہ وہ خط و کتابت میں دفتر کی چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔ اس حوالہ سے ان کو جواب بھی فوراً ملے گا۔ ورنہ دفتر کو وقت بہت صرف کرنا پڑتا ہے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اسلام کا بنیادی رکن "نماز"

سید مسعود احمد صاحب حیدرآبادی

صلوٰۃ اسلام کی وہ مخصوص عبادت ہے کہ جو قیام، رکوع، سجود اور قعدہ پر مشتمل ہے۔ اس کے متعلق قرآن شریف میں الذین .... یقیمون الصلوٰۃ کے الفاظ آتے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ متقی وہ لوگ ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں یہ نہیں کہا کہ نماز ادا کرتے ہیں یا پڑھتے ہیں۔ قرآن شریف میں جہاں کہیں صلوٰۃ کے متعلق ذکر ہے وہاں اقام الصلوٰۃ کے لفظ ہی آتے ہیں۔ علامہ زمخشری اقام الصلوٰۃ ..... کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ اقامۃ الصلوٰۃ کے معنے نماز کے ارکان کو درست رکھنا ہے۔ اور فرض نمازوں اور سنت میں کسی قسم کی کجی واقع ہونے سے روکنا ہے اقامۃ الصلوٰۃ کا لفظ قام العود سے ہے جب کہ لکڑی کو سیدھا کھڑا کیا جائے دوسرے معنی اقامۃ الصلوٰۃ کے نماز پر مداومت اختیار کرنا اور اس کی حفاظت کرنے کے ہیں۔ جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "وہ وہی لوگ ہیں جو اپنی نمازوں پر مداومت اختیار کرتے ہیں" اور ایسے ہی فرمایا ہے کہ "وہ وہی لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔"

اور مندرجہ بالا معنوں کی صورت میں اقامت کا لفظ قامت السوق سے ماخوذ ہوگا۔ یعنی جب کہ بازار خوب گرم ہو تو اس وقت عربی میں قامت السوق کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے ایک شاعر اس لفظ کو انہی معنوں میں استعمال کرتا ہے وہ کہتا ہے۔

"غزالہ* نامی عورت نے اہل عراقین یعنی اہالیان عراق و شام کے درمیان لڑائی کا بازار مسلسل ایک سال تک گرم رکھا" اس شعر میں شاعر نے اقامت کے معنی دوام کے استعمال کئے ہیں اور یہی معنے اقامۃ الصلوٰۃ کے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم نمازوں پر مداومت اختیار کئے بغیر متقی اور فلاح پانے والے ہرگز نہیں بن سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نمازوں کو سنوار کر ادا کرنے کی تاکید فرماتے ہیں:-

سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو ...... نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو ..... جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(کتاب کشتی نوح درمیانی سائز صفحہ ۳۱، ۳۲)

نماز کی ضرورت کیوں ہے؟ اس کا جواب مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر سے استنباط ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

روز و از چہ رو بگردانی
سگ دفا مے کند تو انسانی

یعنی اے انسان تو خدا تعالیٰ سے کیوں اپنا منہ پھیر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تیرے لئے لکھوکھا نعمتیں پیدا کرکے تجھ پر احسان کیا ہے اگر اس کے بعد بھی تو خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ تو یہ تیری بدبختی ہے۔ تو ایسا نہ کر۔ تو اشرف المخلوقات ہو کر بھی خدا تعالیٰ کے انعام کردہ احسانات کی قدر نہیں کرتا۔ تو کتے کی مثال پکڑ جب اسکو ایک شخص روٹی کا ایک ٹکڑا اس کے آگے ڈال دیتا ہے۔ تو وہ کتا ہمیشہ اس کے در پر پڑا رہتا ہے اور اس طرح ایک روٹی کے ٹکڑے۔ جیسے احسان کی اتنی قدر کرتا ہے۔ وہ تو کتا ہے اور تو انسان ہے تجھ کو تو اس سے بڑھ کر وفا کرنی چاہیئے

نماز اسلام کے پانچ ارکان میں سے بنیادی عبادت ہے۔ جس خدا نے انسان کو نیست سے ہست کیا۔ پھر اس میں شعور رکھا اور ترقی کی تمام صلاحیتیں اس میں رکھیں پھر اسی کے لئے اربعہ عناصر اور کائنات ارضی و سماوی کو اس کا خدمتگار بنا دیا۔ کیا اس انسان پر اس خالق خدا کا شکر اور حمد واجب نہیں؟ کیوں نہیں ضرور واجب ہے لہذا خدا تعالیٰ نے نماز کو اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے فرض کیا ہے۔ سورۃ فاتحہ جو ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ اسی میں اسی شکر کو بندہ ادا کرتا ہے۔ یعنی بندہ کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ الخ نماز میں صرف خدا کی حمد و ثنا ہی نہیں کی جاتی بلکہ اس میں ہمارے لئے خود فائدے ہیں کہ ہم اپنی

(۴)

(۴) ضروریات کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش بھی کرسکتے ہیں اور اس نے یہ وعدہ کیا ہے ادعونی استجب لکم اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی کروائی جاسکتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی چابی وضو ہے۔ جس طرح چابی کے بغیر تالا نہیں کھولا جاسکتا اسی طرح وضو کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی۔ پانچوں نمازوں کے ساتھ وضو کو اس لئے لازم قرار دیا ہے۔ کہ ہر دو نمازوں کے درمیانی وقفہ میں انسان کام کاج کرتا ہے اور انسان کے جن حصوں پر گرد و غبار پڑ جاتا ہے ان کو ہر وضو میں پاک کیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازوں کی ایک مثال کے ذریعہ تشریح فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو جس میں ہر روز وہ پانچ بار نہاتا ہو تو کیا تم کہہ سکتے ہو کہ پانچ دفعہ نہانے * کے بعد بھی اس کے بدن پر میل باقی رہے گی؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پانچوں نمازوں کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(بخاری جلد اول)

---

* یہ عورت شام و عراق کے درمیان لڑائی کا باعث ہوئی تھی۔ جو جنگ ایک سال تک جاری رہی۔

جماعت احمدیہ کا واحد انگریزی ماہنامہ "ریویو آف ریلیجنز"

احباب کرام! رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" جماعت احمدیہ کا واحد انگریزی ماہنامہ ہے جو بیرونی ممالک اور یورپ کے علمی طبقہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں نہایت اہم خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس رسالے کی عظمت و اہمیت کا اندازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل ارشادات سے لگایا جاسکتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانے کی جماعت کے لحاظ سے اس (ریویو) کے کم از کم دس ہزار خریدار ہونے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ اور موجودہ تعداد کے لحاظ سے تو اب اس کے لاکھوں تک خریدار ہونے چاہئیں"

(۲) "باہر سے جو خطوط آتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بیرونی لوگ اس (ریویو) سے بہت متاثر ہو رہے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں" (الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء)

(۳) "اگر یہ دس ہزار چھپے ...... اور دنیا کی تمام لائبریریوں میں جانا شروع ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں سال دو سال کے اندر تہلکہ پڑ جائے" (الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء)

بیرونی ممالک کے اعلیٰ طبقہ کے علم دوست اصحاب اس رسالے کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے جو ایڈیٹر کے نام ایک خط میں سے لئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر جان مارٹن پی۔ ایچ۔ ڈی پروفیسر ایف سی کالج لاہور لکھتے ہیں:۔

"میری اور ڈاکٹر سٹینلے برش کی نظر سے ریویو آف ریلیجنز کے دو پرچے گذرے ہیں۔ ہم دونوں نے ایڈیٹوریل مضامین کے علاوہ دوسرے مضامین کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ میرے خیال میں جہاں تک مذاہب عالم پر تبصرہ کرنے کا تعلق ہے ریویو آف ریلیجنز پاکستان میں نہایت اہم خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ میرے علم کے مطابق یہ بہترین رسالہ ہے۔ جو کسی مسلم ادارے کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔ ریویو کے دو پرچے پڑھنے کے بعد میں اور مسٹر برش دونوں ہی اس بات پر متفق ہیں کہ ایڈیٹوریل مضامین کا انتخاب اور ان کی ترتیب نہایت اعلیٰ ہے۔ آپ کے رسالے کے متعلق میں بخوشی ان خیالات کا اظہار کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ یہ رسالہ فی الواقعہ تعریف کا مستحق ہے"

احباب کرام! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور مندرجہ بالا اقتباسات ملاحظہ فرمانے کے بعد اگر آپ سمجھ سکتے ہیں کہ واقعی یہ رسالہ مفید کام کر رہا ہے اور اس کی اشاعت وسیع سے وسیع تر کرنے کی ضرورت ہے تو پھر آپ غور فرمائیں کہ آپ نے اس نیک کام میں اب تک کیا حصہ لیا ہے۔ یورپ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی تڑپ رکھنے والے اور اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی تعمیل کو عین سعادت سمجھنے والے احباب مندرجہ ذیل طریق سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی معاونت فرما سکتے ہیں۔

اوّل خود رسالے کے خریدار بنیں۔ دوم دیگر استطاعت رکھنے والے احباب کو رسالہ خریدنے کی تحریک فرمائیں۔ سوم اللہ تعالیٰ نے اگر آپ کو مالی کشائش سے نوازا ہے تو آپ خود خریدار بننے کے علاوہ حسب توفیق اس کی مالی امداد فرمائیں۔ آپ کے عطیہ جات سے یورپ اور امریکہ کی بڑی بڑی لائبریریوں میں رسالہ پہنچایا جائیگا۔ چہارم اگر آپ صاحب قلم ہیں تو وقتاً فوقتاً اسلام اور احمدیت کی تائید میں علمی اور تحقیقی رنگ کے مضامین لکھ کر اپنے اس قومی رسالہ کی قلمی معاونت فرمائیں۔ پنجم آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اپنے خاص فضل اور رحم سے قبولیت اور برکت سے نوازے۔ اس کے عملے کو اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی توفیق دے اور اسے بہتوں کیلئے موجب ہدایت بنائے۔ آمین ثم آمین۔ احباب کرام اپنے چندے اور عطیہ جات بمد ریویو (انگریزی) دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ جمع کرائیں یا ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

مطیع الرحمن بنگالی (ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی) ربوہ

مسٹر ہیرلڈ میکملن برطانیہ کے نئے وزیر خارجہ بنا دیئے گئے

لندن ۱۱ اپریل۔ مسٹر ہیرلڈ میکملن برطانیہ کے نئے وزیر خارجہ مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ گذشتہ ۴۱ سال سے سیاسیات میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور ان کا شمار برطانیہ کے انتہائی زیرک سیاستدانوں میں ہوتا ہے۔ برطانیہ کے نئے وزیر اعظم مسٹر انتھونی ایڈن نے اپنی وزارت میں اور بھی متعدد تبدیلیاں کی ہیں۔ سر انتھونی اپنی مصروفیات کے باعث پریوی کونسل کے سامنے وزیر خزانہ کے عہدہ کا حلف نہ اٹھا سکے۔ وزیر خزانہ کی حیثیت سے سر انتھونی ایڈن دس ہزار پونڈ سالانہ تنخواہ حاصل کریں گے۔ لیکن برطانیہ میں وزیر اعظم کے منصب کے لئے کوئی تنخواہ مقرر نہیں ہے۔

آزاد کشمیر میں جنگلات کا ٹریننگ سنٹر

مظفر آباد ذمہ دار سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آزاد کشمیر میں محکمہ جنگلات کا ایک ٹریننگ سنٹر عنقریب کھول دیا جائے گا۔ جس میں فارسٹر کے درجہ کے امیدوار تربیت حاصل کر سکیں گے۔ اس سے قبل یہ امیدوار مری کالج میں نو ماہ کی ٹریننگ کے لئے بھیجے جاتے تھے۔ توقع ہے۔ یہ تربیتی مرکز ۱۵ اپریل تک اپنا کام شروع کر دے گا۔ اور اس کا ہیڈ کوارٹر مظفر آباد میں ہوگا۔

کشمیری مہاجرین کی آبادکاری

مظفر آباد ـــ سابق کشمیر اسمبلی کے ایک رکن ملک غلام مصطفٰے نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں کشمیر ریفیوجیز کونسل کے فیصلوں اور چودھری غلام عباس خاں صاحب کی مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلہ میں مساعی کو سراہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے چودھری صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے۔ کہ آزاد کشمیر میں مہاجرین کشمیر کی آبادکاری کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

انسانی محنت اور مشین

لندن ۱۱ اپریل۔ برطانیہ کی ایک موٹر کمپنی کے ڈائرکٹر جان آئرز نے بتایا ہے۔ کہ برطانیہ میں انسانی محنت برقی قوت سے پانچ سو گنا قیمتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ہارس پاور کی مشین جتنا کام کرتی ہے۔ اس کے لئے ۱۳۰۰ مردوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح جس کام کے لئے ایک مشین پر ایک پنس خرچ ہوتا ہے۔ اسی کام کے لئے ایک مزدور کو ۲۴ شلنگ (تقریباً بیس روپے) ادا کرنے پڑتے ہیں۔

فارموسا کے مسئلہ پر دس ملکوں کی کانفرنس

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ اشتراکی چین کے سابق نائب وزیر اعظم مسٹر کیو موجو نے فارموسا کے مسئلہ پر دس قوموں کی ایک کانفرنس طلب کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے یہاں ۱۸ ایشیائی قوموں کی ایک غیر سرکاری کانفرنس میں بتایا۔ کہ ان کا ملک ایک ایسی کانفرنس طلب کرنے کے لئے تیار ہے۔ جس میں برطانیہ۔ فرانس۔ روس۔ امریکہ۔ چین۔ برما۔ انڈونیشیا اور پاکستان شریک ہوں۔ (یہاں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ نے یہ بات واضح کر دی ہے۔ کہ وہ کسی ایسی کانفرنس میں شرکت نہیں کریں گے۔ جس میں فریقین میں سے ایک یعنی قوم پرست چین کو شرکت کی دعوت نہ دی جائے) ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے مسٹر کیو اشتراکی چین کے لئے نیا موقف ہموار کر رہے ہیں۔ اس سے قبل اشتراکی ترجمان فارموسا کو آزاد کرانے کے عزم کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اور موجودہ کشیدگی کے لئے امریکہ پر الزام عائد کرتے ہوئے اس سے اشتراکی چین کے داخلی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ مسٹر کیو اس کانفرنس کے لئے جو دہلی میں ہو رہی ہے۔ اشتراکی چین کے وفد کے لیڈر ہیں۔

طیارہ گر کر تباہ ہو گیا

ڈوسلڈورف ۱۱ اپریل۔ جڑواں انجن کا ایک طیارہ جس میں ۴۵ افراد سفر کر رہے تھے۔ ڈوسلڈورف کے ہوائی اڈہ سے پرواز شروع کرتے ہی گر کر پاش پاش ہو گیا۔ پولیس کی پہلی اطلاع میں بتایا گیا تھا۔ کہ مسافر بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔ لیکن بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ کوئی مسافر زخمی نہیں ہوا۔ یہ طیارہ اسپینش یورپین ایرویز کی ملکیت ہے۔

سندھ میں ملیریا کا انسداد

حیدرآباد ۱۰ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ صوبہ میں ملیریا کے انسداد کی سرگرمیاں زوروں پر ہیں۔ اور ٹھٹھہ حیدرآباد اور لاڑکانہ کے اضلاع میں مچھروں پر قابو پا لیا گیا ہے۔

ہانگ کانگ ۱۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اشتراکی چین نے لوشیاؤ کے مقام پر جٹ طیاروں کے لئے نیا اور وسیع مستقر مکمل کر لیا ہے۔ اور ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ فوچاؤ کے مقام پر بھی ایک اور اڈا زیر تکمیل ہے۔

ہارورڈ یونیورسٹی

دنیا کی امیر ترین تحقیقی درسگاہ

امریکہ کی مشہور و معروف ہارورڈ یونیورسٹی صرف ملک کی سب سے قدیم یونیورسٹی ہی نہیں۔ دنیا کی امیر ترین یونیورسٹی بھی ہے۔ اس کی بنیاد ابتدائی آبادکاروں نے امریکہ آنے کے سولہ سال بعد ۱۶۳۶ء میں رکھی تھی۔ اس وقت صرف ہارورڈ کالج قائم کیا گیا۔ کالج کی عمارت کے چاروں طرف دور دور تک جنگل پھیلا ہوا تھا۔ ہارورڈ کالج کے بانیوں نے اس درسگاہ کا حسب ذیل مقصد متعین کیا "علم کی ترقی اور آئندہ نسل میں علم کی مستقل عقیدت پیدا کرنا"۔

آج یونیورسٹی کی املاک کی مالیت ایک ارب روپے ہے اور ان املاک سے سالانہ دس کروڑ روپے کی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ یونیورسٹی نے اپنی بیشتر زرعی املاک فروخت کر دی ہیں اور اب بیشتر سرکاری ضمانتوں کی صورت میں محفوظ کر دیا گیا ہے یا بڑے صنعتی اداروں میں لگا دیا گیا ہے۔ مشہور تیل کمپنی سٹینڈرڈ آئل کمپنی میں یونیورسٹی کے حصص کی مالیت تین کروڑ روپے ہے۔ اسی طرح جنرل موٹرز کمپنی میں یونیورسٹی کے حصص کی مالیت ایک کروڑ روپے ہے۔

یونیورسٹی کی ایک سو تعلیمی عمارتیں ہیں ان میں بیشتر قدیم طرز تعمیر میں منفرد اور شاندار مقام رکھتی ہیں بعض عمارتیں جدید طرز تعمیر کی آئینہ دار ہیں۔ اور ان کی تعمیر میں جدید سائنسی معلومات سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ یونیورسٹی کی عمارات صرف امریکہ تک ہی محدود نہیں۔ اس کے شعبہ فلکیات کی ایک رصدگاہ جنوبی افریقہ میں ہے۔ علم نباتات کے شعبے کا ایک باغ کیوبا میں ہے۔ اس کے فنون کے عجائب گھر میں بڑی نادر اور قدیم تصاویر کی کثیر تعداد موجود ہے۔ اس کا عجائب گھر امریکہ بھر میں سب سے قیمتی ہے۔ اس کی لائبریری کا ہے اس میں علم و فضل کی سرپرستی کے دائرہ کی وسعت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس میں ۵۰ لاکھ کتابیں ہیں اور یہ دنیا کا سب سے بڑا کتب خانہ ہے۔ اس طرح اس کی سائنسی تجربہ گاہیں بھی ہر شعبہ میں تمام دنیا میں سرفہرست ہیں۔

ہارورڈ یونیورسٹی میں اہل علم و فضل کی کشش کی دو نمایاں وجوہ ہیں۔ یہاں کے پروفیسروں کو دنیا بھر میں سب سے زیادہ معاوضہ دیا جاتا ہے۔ دوسرے ہارورڈ کو تکمیل علم اور تحقیقات کے لئے دنیا بھر میں سب سے زیادہ سرمایہ اور وسائل میسر ہیں۔ تحقیقی سرمایہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مشہور انگریز شاعر کیٹس پر تحقیقات کے لئے ہارورڈ یونیورسٹی سے رجوع ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں کیٹس کے سب خطوط اور دوسری دستاویزات محفوظ ہیں۔ یہی حال طب و سائنس میں ہے۔

ہارورڈ یونیورسٹی میں ۳ ہزار پروفیسر ہیں۔ طلبہ کی تعداد ۱۰ ہزار ہے۔ صرف شعبہ آرٹس میں ۵۰۰ پروفیسر ہیں اور ۳۶۳ لیکچرار ہیں۔ اور ہر ۶ طلبہ کے لئے ایک استاد ہے۔ شعبہ سائنس میں دنیا کے مشہور ترین اہل علم موجود ہیں اور ۸ سائنس دان نوبل پرائز حاصل کر چکے ہیں۔

ہارورڈ یونیورسٹی میں کردار کا سب سے اہم عنصر آزادی ہے۔ یونیورسٹی ایک آزاد اور خود کفیل ادارہ ہے اور حکومت یا کسی اور ادارہ یا فرد کی محتاج نہیں۔ اس لئے اس کے طلبہ اور اساتذہ آزادی سے تحصیل علم اور تحقیق میں مصروف رہتے ہیں۔

(نوائے وقت لاہور ۸ اپریل)

امریکہ اسلحہ بندی کی دوڑ کو ختم کرنیکا راستہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہے

واشنگٹن ۱۰ اپریل۔ تخفیف اسلحہ کے متعلق صدر آئزن ہاور کے مشیر خصوصی نے کہا ہے کہ وہ ایک ایسا طریقہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ آزاد دنیا کی سلامتی بھی برقرار رہے اور اسی کے ساتھ امن کو فروغ دینے کے لئے عالمی اسلحہ بندی بھی کم ہو جائے۔ مسٹر ہیرالڈ اسٹیسن نے جن کو تخفیف اسلحہ کے مسئلہ کا مطالعہ کرنے اور سفارشات پیش کرنے کے لئے کابینہ کی سطح کے ایک خاص عہدے پر مقرر کیا گیا ہے کل ایک ریڈیو انٹرویو میں کہا کہ ہتھیار بندی کا راستہ ہتھیاروں کی عام دوڑ اور بالآخر جنگ کی طرف لے جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا کام یہی ہوگا کہ وہ راستہ تلاش کریں۔

مسٹر اسٹیسن امریکہ کے بیرونی امداد کے ناظم کی حیثیت سے اپنا کام ختم کر رہے ہیں اور جلد ہی اپنا سارا وقت تخفیف اسلحہ کے عہدے کے لئے وقف کر دیں گے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ جنگ اس کا نتیجہ ہوتی ہے جس کو انہوں نے ہتھیار بندی کی دوڑ کا نقطہ عروج قرار دیا یا یکطرفہ تخفیف کا نتیجہ ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا بالفاظ دیگر تخفیف اسلحہ کا طریقہ تلاش امن کے ساتھ ساتھ چلنا چاہیئے۔

مسٹر اسٹیسن نے یہ بھی کہا کہ صدر آئزن ہاور کا ایٹم برائے امن کا پروگرام عالمی کشیدگیوں کو کم کرنے کی کوشش میں نہایت اہم پیشقدمی کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اس امر کی نشاندہی کرائی کہ اس پروگرام پر اب فی الواقعہ عمل ہو رہا ہے اور غیر ملکی اس کام کے ماہرین آرگون لیبارٹری میں امریکہ کے ایٹمی طریقوں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں مجلس مشاورت

(بقیہ صفحہ ۲)

اتفاق رائے سے تجویز کیا گیا۔ کہ یہ کمیشن حسب ذیل ممبران پر مشتمل ہو۔ (۱) مرزا عبدالحق صاحب (۲) مرزا مظفر احمد صاحب (۳) حافظ عبدالسلام صاحب (۴) چودھری احمد جان صاحب (۵) چودھری عبداللہ خاں صاحب۔ (۶) میاں عطاء اللہ صاحب (۷) ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نیز یہ بھی تجویز کیا گیا۔ کہ قاضی عبدالرحمٰن صاحب اگرچہ کمیشن کے باقاعدہ ممبر تو نہ ہوں۔ لیکن سکرٹری کے طور پر ریکارڈ وغیرہ رکھنے میں کمیشن کا ہاتھ بٹائیں۔

آخر میں صاحب صدر نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ امر ہمارے لئے نہایت درجہ افسردگی کا باعث ہے۔ کہ اس مرتبہ ہم اپنے محبوب امام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کی وجہ سے حضور کے ارشادات سے جن سے کہ ہماری روحوں کو تازگی اور جلا ملتی ہے۔ مستفید نہیں ہو سکے۔ حضور کو علاج کے سلسلہ میں کراچی تشریف لے جانا پڑا ہے۔ اور حضور اب وہاں سے یورپ روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور حضور پھر ہمارے درمیان رونق افروز ہو کر ہمیں اپنے روح پرور کلمات اور ہدایات و ارشادات سے نوازیں۔ اس ضمن میں آپ نے احباب کو سفر یورپ کی تحریک میں حصہ لینے اور اپنے بقایاجات جلد پورا کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ نیز احباب کو خدا تعالےٰ سے یہ توفیق مانگنے کی تحریک کی۔ کہ مرکز کی طرف سے نمائندگان مشاورت پر جو ذمہ داریاں اور فرائض عاید کئے گئے ہیں۔ وہ انہیں پوری تندہی اور مستعدی سے ادا کرنے کے اہل ثابت ہوں۔ اور اس طرح اپنے آپ کو حقیقی معنوں میں اپنی جماعتوں کا نمائندہ ثابت کر سکیں۔

آخر میں آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ چونکہ شوریٰ کے ایجنڈے پر غور مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے شوریٰ کا مزید کوئی اجلاس نہیں ہوگا۔ اور اس سال شوریٰ اسی اجلاس پر اختتام پذیر ہوگی۔ بعدہٗ آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کی چھتیسویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

سر انتھنی ایڈن کو مبارکباد

کراچی ۱۱ ر اپریل۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے برطانوی وزیر اعظم مسٹر انتھنی ایڈن کو وزیر اعظم مقرر ہونے پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے انہوں نے اس پیغام میں سابق وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کی خدمات کو بھی سراہا ہے۔

سوڈان کو آزاد جمہوریہ بنانے کا فیصلہ

یونینسٹ پارٹی کی عاملہ نے توثیق کر دی

خرطوم ۱۱ ر اپریل۔ سوڈان کی حکمران جماعت یونینسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ نے گذشتہ شب اس فیصلہ کی توثیق کر دی۔ جو اب سے تین روز قبل پارلیمانی پارٹی نے سوڈان کے مصر سے آزاد رہنے کے بارے میں کیا تھا۔ یاد رہے یونینسٹ پارٹی نے اس سے قبل سوڈان اور مصر میں رابطہ قائم رکھنے کی پالیسی کی حمایت کی تھی۔ لیکن اب اس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سوڈان کی حکومت خود اختیاری کے سہ سالہ عبوری دور کے بعد جو ۱۹۵۶ء میں ختم ہو رہا ہے۔ ایک خود مختار اور آزاد جمہوریہ ہونا چاہیئے

ایران میں حسین اعلیٰ کی نئی کابینہ

تہران ۱۱ ر اپریل۔ ایران کے نئے وزیر اعظم حسین اعلیٰ نے اپنی کابینہ کے ارکان کی فہرست شاہ ایران کو پیش کر دی۔ کابینہ میں مسٹر حسین اعلیٰ وزیر اعظم کے علاوہ وزیر دربار اور وزیر انصاف کے فرائض بھی انجام دیں گے۔ ڈاکٹر علی امینی وزیر مالیات۔ عبداللہ انتظام وزیر خارجہ۔ جنرل عبداللہ ہدایت وزیر جنگ۔ ڈاکٹر جوہن شاہ صالح وزیر صحت حاجی محمد غازی وزیر مملکت۔ مسٹر اسداللہ عالم وزیر داخلہ۔ قاسم اشراقی وزیر ڈاک و تار۔ مسٹر خلیل تلہانی وزیر زراعت۔ مسٹر محسن نصر وزیر محنت۔ میجر جنرل ولی انصاری تعمیرات عامہ۔ مسٹر ابراہیم کاشانی ایکٹنگ نیشنل اکانومی اور مسٹر محمود مہران وزیر تعلیم ہیں۔

وزیر اعظم لیبیا کا عزم کراچی

وہ افریشیائی کانفرنس میں بھی شرکت کریں گے

کراچی ۱۱ ر اپریل۔ وزیر اعظم لیبیا کراچی کے دو روزہ دورے پر آج کراچی پہنچ رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ پانچ دیگر اعلیٰ حکام بھی ہوں گے۔ وہ ۱۳ ر اپریل کو بنڈونگ کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے سنگاپور کے راستے جکارتہ روانہ ہو جائیں گے۔

اعلان نکاح

مکرمی محترمی مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بڑے لڑکے عزیزم بشیر الدین احمد صاحب کا نکاح امۃ الرحیم صاحبہ بنت مولوی غلام رسول صاحب مرحوم مبلغ گیارہ صد روپیہ مہر پر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے ۴/۱۰/۵۵ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا احباب دعا فرمادیں۔ کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے بابرکت ہو۔

خاکسار مصلح الدین احمد راجیکی ربوہ

مسٹر غلام محمد، محمد علی اور کرنل ناصر کے درمیان اہم بات چیت

گفت و شنید میں میجر صلاح سالم اور ڈاکٹر محمود فوزی نے بھی شرکت کی

کراچی ۱۱ ر اپریل۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر کے درمیان کل پھر اہم بات چیت ہوئی۔ یہ بات چیت تقریباً سوا دو گھنٹے تک جاری رہی اس میں مصر کی قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم بھی موجود تھے۔

میجر صلاح سالم نے کل شام یہاں کہا کہ ہم نے تمام بین الاقوامی مسائل پر دوستانہ فضا میں تبادلہ خیالات کیا۔ دو مسلم ممالک رہنماؤں کے درمیان بات چیت کا کل دوسرا دن تھا۔ مسٹر محمد علی نے کل بھی کرنل ناصر سے بات چیت کی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے درمیان ملاقات کل بھی جاری رہے گی۔

وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کہا کہ مصری رہنماؤں کے ساتھ بات چیت دوستانہ طور پر ہوئی ہے۔ اور اب ہم ایک دوسرے کے نقطہ نگاہ کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے بات چیت کی تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔ لیکن صرف اتنا کہا کہ بات چیت مشرق وسطےٰ اور دوسرے اہم بین الاقوامی مسائل کے بارے میں ہوئی ہے۔

افغانستان میں پاکستانی تاجروں اور سفارتی نمائندوں کا مزید قیام ناممکن ہے

پاکستان بھر میں افغانستان کے خلاف سخت اقدامات کا مطالبہ

کراچی ۱۱ ر اپریل کل کابل سے یہ خبریں موصول ہوئی ہیں کہ وہاں پاکستان کے سفارتی نمائندوں اور تاجروں کے خلاف ایسے اقدامات اختیار کئے گئے ہیں کہ وہاں اب ان کا مزید قیام ناممکن ہو گیا ہے جب وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے پوچھا گیا کہ آیا افغانستان اور پاکستان کی سفارتی منقطع ہو جانے کا امکان ہے تو آپ نے جواب دیا۔ میں اس سلسلہ میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مستقبل کے بارے میں کیا پیشگوئی کی جا سکتی ہے؟

کابل کی مصدقہ اطلاعات کے مطابق کابل میں پاکستان کے جو سفارتی نمائندے مقیم ہیں ان کے مکانات میں افغان سپاہی گھس گئے ہیں۔ حجاموں وغیرہ کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح [illegible] حکومت افغانستان نے اپنے ملک میں مقیم پاکستانی [illegible] تاجروں کو ویزے اور لائسنس دینا بند کر دیا ہے۔ اس اقدام کا عملاً مطلب یہ ہے کہ پاکستانی تاجر اب افغانستان سے واپس چلے جائیں۔ افغان تاجروں کو حکومت یہ بھی شہ دے رہی ہے کہ پاکستانی تاجروں کے خلاف جھوٹے مقدمات دائر کریں

پاکستانی سفیر

دریں اثنا حکومت پاکستان کابل سے پاکستانی سفیر کو واپس بلا لینے کی تجویز پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اگر ضروری خیال کیا گیا تو پاکستانی سفارت خانہ میں صرف عملہ کے چند ارکان کو کابل میں رہنے کی اجازت دی جائے گی۔

احتجاج

پاکستان اور قبائلی علاقوں میں حکومت افغانستان کی اشتعال انگیزیوں کے خلاف احتجاج کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ قبائلی علاقوں میں جگہ جگہ احتجاجی جلسے ہو رہے ہیں۔